(S_1997_4_90_93)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 4 ایس سی آر

کمشنر آف سروے سیٹلمنٹس اینڈ لینڈ ریکارڈس،

اے۔ پی۔ حیدر آباداو دیگران وغیرہ

بنام

کنسم سارانارائن اور دیگران

11 ستمبر 1997

[ڈاکٹر اے۔ ایس۔ آنند اور کے۔ وینکٹا سوامی، جسٹس صاحبان]

آندھرا پردیش (آندھرا علاقہ) انعامات کا خاتمہ اور ریوٹواری ایکٹ، 1956۔

دفعہ 14-A - ریتواری پٹہ - کی اصلیت کا تعین کرنے کے لئے عدالت دیوانی کا دائرہ اختیار - حصول اراضی ایکٹ کے تحت کارروائی میں پیش کیا گیا ریتواری پٹہ - ذیلی دفعہ 14-A کے تحت نوٹس جاری کیا گیا کہ پٹہ دھوکہ دہی سے حاصل کیا گیا تھا - عدالت عالیہ میں دائر درخواستیں - عدالت عالیہ نے حکومت کو ذیلی دفعہ 14 کے تحت ریتواری پٹہ کی اصلیت کو چیلنج کرنے کا مقدمہ دائر کرنے کی ہدایت دی - دعویدار کو یہ بھی ہدایت کی گئی کہ وہ متنازعہ زمین کے حوالے سے معاوضے یا ہرجانے کے لیے علیحدہ مقدمہ دائر کرے۔ منعقدہ، عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایات کسی غلطی کا شکار نہیں ہوتی ہیں اور کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتی ہیں۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 192-191 آف 1988۔

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈبلیو۔ پی نمبر 12044 اور ڈبلیو۔ اے نمبر 745 میں 10.12.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لئے مسز کے۔ امریشوری، وی۔ آر۔ انومولو، کے۔ رام کمار اور محترمہ آشا نائر۔

جواب دہندگان کے لئے اے۔ سبا راؤ، ایڈوکیٹ۔

عدالت کا فیصلہ بذیل سنایا گیا:

یہ دونوں سول اپیلیں عدالت عالیہ کے 10.12.1986 کے ایک مشترکہ فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔ ہمارے سامنے تنازعہ محدود ہے اور 28 ایکڑ اور 82 سینٹ پر محیط زمین کے ایک پٹے کے گرد گھومتا ہے، جسے پورمبوک زمین کہا جاتا ہے۔ مدعا علیہان نے مذکورہ پٹہ پہلی بار حصول اراضی ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت کارروائی میں ریفرنس کورٹ کے سامنے پیش کیا۔ درخواست گزار نے آندھرا پردیش (آندھرا علاقہ) انعام (خاتمہ اور ریوتواری میں تبدیلی) ایکٹ، 1956 کی دفعہ 14-اے کے تحت ایک نوٹس جاری کیا ہے۔ اس نوٹس میں یہ کہا گیا تھا کہ بادی النظر میں یہ شک کرنے کا معاملہ ہے کہ مذکورہ پٹہ دھوکہ دہی سے حاصل کیا گیا تھا۔ نوٹس میں مزید کہا گیا ہے:

''اس لئے سوموٹو جانچ شروع کرنے کی تجویز ہے کیونکہ بادی النظر میں اس معاملے میں مبینہ طور پر جاری کئے گئے پٹے کی صداقت پر شک کرنے کا معاملہ موجود ہے۔

مدعا علیہان نے دائر درخواست نمبر 1225/78 دائر کی جس میں حکومت کے اس دعوے کی مخالفت کی گئی کہ 28 ایکڑ اور 82 سینٹ کا علاقہ، جو پٹہ کا موضوع تھا، انعام ختم کرنے کے قانون کی دفعہ 2-اے کی بنیاد پر حکومت کے پاس ہے۔ اس دائر درخواست کو منظور کر لیا گیا اور یہ کہا گیا کہ معاملے کے حقائق کے مطابق انعام ختم کرنے کے قانون کی دفعہ 2-اے کے تحت دیا گیا نوٹس غیر قانونی ہے۔ مدعا علیہان نے دائر درخواست نمبر 1798/85 بھی دائر کی جس میں حکومت کو یہ ہدایت دینے کی مانگ کی گئی ہے کہ وہ 28 ایکڑ اور 82 سینٹ کی پٹہ اراضی کے سلسلے میں حصول اراضی قانون کے تحت کارروائی شروع کرے۔ اس دائر درخواست کو 24.3.1986 کو منظور کیا گیا تھا۔ اس حکم کے خلاف رٹ اپیل نمبر 745/86 کا فیصلہ سنایا گیا۔ 22.7.1986 کو انعام ختم کرنے کے قانون کی دفعہ 14-اے کے تحت نوٹس جاری

ہونے کے بعد، مدعا علیہان نے ایک اور دائر درخواست نمبر 12044/86 دائر کی، جس میں اس نوٹس کو منسوخ کرنے کی مانگ کی گئی۔ حکومت کی جانب سے دائر رٹ اپیل (ڈبلیو اے نمبر 745/86) اور مدعا علیہان کی جانب سے دائر دائر درخواست (ڈبلیو پی 12044/86) کو ایک ساتھ سنا گیا اور مشترکہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا، جس کے خلاف یہ دونوں اپیلیں دائر کی گئی ہیں۔

عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ کے سامنے، ایسا لگتا ہے کہ 28 ایکڑ اور 82 سینٹ کی زمین کے بارے میں 3.10.1974 کو ریوتواری پٹہ ایک فرضی اور جعلی دستاویز تھا۔ اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ جواب دہندگان کو کبھی بھی کوئی پٹہ نہیں دیا گیا تھا اور اس میں مذموم مقاصد کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کے موقف اور مدعا علیہان کے جوابی موقف کے پیش نظر ڈویژن بینچ نے ایکٹ کی دفعات کا نوٹس لینے کے بعد مندرجہ ذیل ہدایات جاری کیں:

(1) مناسب اتھارٹی کی نمائندگی والی حکومت اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر ان درخواست گزاروں کے خلاف قانون کی دفعہ 14 کے تحت مقدمہ دائر کرے گی جو 3.10.1974 کو تحصیلدار نرسی پٹنم کی جانب سے سیریل نمبر 1,5,7,8,8,9,12,15,18,20، 20 اور 23 کو درخواست گزاروں کو مبینہ طور پر دیے گئے ریوتواری پٹے کی صداقت کو چیلنج کرتے ہیں۔

(2) درخواست گزار مذکورہ بالا مقدمے میں پٹہ کی صداقت کے بارے میں اپنے دعوے کو ثابت کریں گے۔

(3) مذکورہ بالا کے مطابق ریاستی حکومت کی طرف سے دائر کئے جانے والے مقدمے سے آزاد درخواست گزار نوٹس وغیرہ دینے کی ضروری رسمی کارروائیوں کی تعمیل کرنے کے بعد حکومت کے خلاف ایک الگ مقدمہ بھی دائر کریں گے، جس میں مذکورہ 28-82 سینٹ زمین اور" ویراپار جوٹھو" کے سلسلے میں معاوضہ یا نقصان کا دعویٰ کیا جائے گا۔ مقدمہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے 4 ماہ کی مدت کے اندر دائر کیا جانا چاہئے۔

(4) مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق حکومت اور درخواست گزاروں کی طرف سے دائر مقدمہ پر عدالت غور کرے گی اور ان دونوں پر مشترکہ طور پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ دیرینہ دعووں کو مدنظر رکھتے ہوئے عدالت کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ مقدمات کے اجراء کی تاریخ سے نو ماہ کے اندر دونوں مقدمات نمٹائے جائیں۔

(5) اگر سول عدالتیں پٹہ کی صداقت کو برقرار رکھتی ہیں، تو ذیلی عدالت کی طرف سے ایک حکم نامہ جاری کیا جائے گا جس میں ہرجانہ یا معاوضہ دیا جائے گا جو اس بنیاد پر مناسب سمجھا جائے گا جو سول عدالت کے ذریعہ معقول سمجھا جائے۔

(6) یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ حکومت کے ساتھ ساتھ درخواست گزار بھی اگر ذیلی عدالت کے فیصلے اور حکم سے ناراض ہیں تو وہ مزید علاج حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔

درخواست گزار کے وکیل نے موقف اختیار کیا کہ سول عدالتوں کے دائرہ اختیار کو محدود کرنے والے انعام ایبلیشن ایکٹ کی دفعہ 14 کی شق کے پیش نظر عدالت عالیہ کا فیصلہ پائیدار نہیں ہے۔ ہم متفق نہیں ہو سکتے۔

ایکٹ کی دفعہ 14-اے کے تحت جاری کیے گئے نوٹس کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ مدعا علیہان کے ذریعہ بھروسہ کیے گئے پٹے کی اصلیت یا دوسری صورت کا تعین کرنے کے لئے جانچ کی تجویز دی گئی تھی۔ لہٰذا، یہ بنیادی طور پر اپیل کنندگان کا الزام تھا کہ 3.10.1974 کا ریوتواری پٹہ ایک دھوکہ دہی اور جعلی تھا، جس نے حکام کے ساتھ دفعہ 14-اے کا نوٹس جاری کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس نوٹس کی زبان اور اس معاملے کے حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ (سپرا) کے ڈویژن بنچ کی طرف سے دی گئی ہدایات میں کوئی غلطی نہیں ہے اور ہمارے ہاتھوں کسی مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈویژن بنچ کی ہدایت کے مطابق ذیلی عدالت میں پٹہ کی صداقت کا تعین اس کیس کے عجیب وغریب حقائق اور حالات میں اپنانے کے لئے ایک مناسب راستہ تھا۔ انعام ایبلیشن ایکٹ کی دفعہ 14-اے، جو ذیلی

عدالت کے دائرہ اختیار کو اس ایکٹ کے تحت تحصیلدار، ریونیو کورٹ یا کلکٹر کے فیصلے پر سوال اٹھانے سے روکتی ہے، ایک استثنیٰ بناتی ہے" جہاں ایسا فیصلہ غلط بیانی، دھوکہ دہی یا فریقین کی ملی بھگت سے حاصل کیا جاتا ہے" ۔لہٰذا عدالت عالیہ (سپرا) کی طرف سے دی گئی ہدایات کو دفعہ 14 کی دفعات کے ذریعے ہی جائز ٹھہرایا جاتا ہے۔ ہمیں اس فیصلے میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔لہٰذا اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور انہیں خارج کر دیا جاتا ہے،لیکن اخراجات کے بارے میں کسی حکم کے بغیر۔

ہم واضح کرتے ہیں کہ اس عدالت میں اپیلیں زیر التوا ہونے کی وجہ سے عدالت عالیہ کی جانب سے ہدایت نمبر 1 اور ہدایت نمبر 3 میں دی گئی مہلت ختم ہو چکی ہے۔لہٰذا فریقین کے پاس مناسب کارروائی کرنے کے لیے وہی مدت ہو گی جو بالترتیب ہدایت نمبر 1 اور ہدایت نمبر 3 میں بیان کی گئی ہے اور یہ مدت آج سے چلنا شروع ہو جائے گی۔

آر۔ پی

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔



Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document